خطبہ فدکیہ کا متن، ترجمہ، اہمیت و منزلت اور خطبے کی سند

<"xml encoding="UTF-8?>

خُطبہ فدکیہ یا خطبۃ لُمَّۃ

خُطبہ فدکیہ یا خطبۃ لُمَّۃ، حضرت فاطمہؑ کے اس خطبے کو کہا جاتا ہے جو آپ نے ابو بکر کے فدک واپس لینے کے اعتراض میں مسجد نبوی میں ارشاد فرمایا۔ ابوبکر نے خلافت حاصل کرنے کے بعد آنحضرت (ص) سے ایک حدیث منسوب کرکے جس میں یہ کہا گیا کہ انبیاء الہی اپنے بعد میراث نہیں چھوڑتے ہیں، فدک کے علاقے کو جسے آنحضرت (ص) نے فاطمہ کو ہبہ کیا تھا، خلافت کی طرف سے مصادرہ کر لیا۔ فاطمہ نے انصاف سے مایوس ہو کر مسجد نبوی کا رخ کیا اور وہاں آپ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اس خطبہ میں فدک پر اپنے حق مالکیت کی تصریح کی۔ اسی طرح سے انہوں نے اس خطبہ میں خلافت حضرت علی (ع) کا حق ہونے کا بھی دفاع کیا اور مسلمانوں کو اہل بیت (ع) پر ہونے والے ظلم کے مقابلہ میں سکوت اختیار کرنے کی سرزنش کی۔
خطبہ فدک معارف کا مجموعہ ہے جس میں خدا شناسی، معاد شناسی، نبوت و بعثت پیغمبر اکرم (ص)، عظمت قرآن، فلسفہ احکام و ولایت جیسے مطالب کا بیان ہے۔
اس خطبے کا متن شیعہ و سنی مآخذ میں نقل ہوا ہے۔ سید عز الدین حسینی زنجانی، حسین علی منتظری، مجتبی تہرانی اس خطبہ کی شرح لکھی ہے۔

اہمیت و منزلت

خطبہ فدک میں حضرت فاطمہ کے حکومت وقت کے خلاف سیاسی مواضع، فدک کا مصادرہ کرنے والوں اور اہل خلافت کی سرزنش کا تذکرہ ہے۔[1] اس خطبہ میں اسلامی معاشرہ میں امامت و ولایت اہل بیت (ع) کو قبول کرنے کے ذیل میں ایجاد وحدت و اتحاد اور تفرقہ و نفاق سے دوری پر تاکید کی گئی ہے۔[2] یہ خطبہ اس میں مذکور توحید، معاد، نبوت و بعثت پیامبر اسلام (ص)، عظمت قرآن، فلسفہ احکام و ولایت[3] جیسے معارف کی وجہ سے حضرت فاطمہ کے نفیس ترین دینی میراث کے طور پر متعارف ہوا ہے۔[4]

اسی طرح سے اس خطبہ کو فصاحت و بلاغت[5] اور فن خطابت میں مشہور عقلی و منطقی خصوصیات کے استعمال کی وجہ سے حضرت علی (ع) کے خطبہ کے ہم پلہ ہونے کو اس خبطے کی اہمیت کے دلائل میں شمار کیا گیا ہے۔[6] یہی سبب ہے کہ ابن طیفور نے اپنی کتاب بلاغات النساء میں اس کا شمار فصیح و بلیغ خطبات میں سے کیا ہے۔[7]

مصادرہ فدک خطبہ کا سبب

فدک، خیبر کے نزدیک ایک زرخیز علاقہ تھا۔[8] جو حجاز کے علاقہ میں مدینہ سے ایک سو ساٹھ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے،[9] جس میں یہودی آباد تھے۔[10] مسلمانوں کی طرف سے خیبر کے قلعہ کی فتح کے بعد، اس گاؤں کے لوگوں نے خیبر کا انجام دیکھا تو پیغمبر کے ساتھ صلح کی کہ آدھا گاؤں رسول کے لئے ہوگا جبکہ وہ اپنی زمینوں پر باقی رہے گے۔[11]

فدک بغیر کسی خون ریزی کے صلح کے ساتھ آنحضرت (ص) کے ہاتھ آ گیا۔[12] اس لئے قرآنی حکم کے

مطابق[13] پیغمبر کیلئے مخصوص قرار پایا۔[14] رسول خدا اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بنی ہاشم کے غریبوں کو دے دیتے تھے۔ اس آیت وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ : ترجمہ (اور تم اپنے رشتے داروں کو ان کا حق دو) [15] کے نازل ہونے کے بعد آپ (ص) فدک حضرت فاطمہؑ کو بخش دیا۔[16] رسول اللہ کے وصال کے بعد ابو بکر نے ایک حدیث پیش کرکے یہ دعوی کیا کہ انبیاء اپنے بعد میراث نہیں چھوڑتے۔[17] لہذا انہوں نے فدک کو جو فاطمہ کے اختیار میں تھا،[18] حکومت کی طرف سے مصادرہ کر لیا۔[19]
حضرت فاطمہؑ کہتی رہیں کہ رسول خدا (ص) نے فدک انہیں اپنی وفات سے پہلے عطا کیا تھا اور انہوں نے اس پر حضرت علی (ع) و ام ایمن کو گواہ کے طور پر پیش کیا۔[20]

بعض نقل کے مطابق ابوبکر نے فدک کو ان کا حق تسلیم کرتے ہوئے تائید میں انہیں ایک تحریری نوشتہ دیا؛ لیکن عمر نے اسے پھاڑ دیا۔[21] بعض (اہل سنت) منابع کے مطابق، ابوبکر نے فاطمہ کو گواہوں کو قبول نہیں کیا اور شہادت کے لئے دو مردوں کو طلب کیا۔[22]
جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ اس مطالبہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے تو آپ اپنی بعض رشتہ دار خواتین کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئیں۔[23] ابن طیفور کے نقل کے مطابق، جس وقت آپ مسجد میں گئیں ابوبکر اور مہاجرین و انصار کا ایک گروہ وہاں موجود تھا، آپ کے اور مجمع کے درمیان ایک پردہ سے حائل بنایا گیا، پہلے آپ نے گریہ کیا، آپ کے ساتھ سب نے گریہ کیا، اس کے بعد آپ کچھ دیر ٹھریں تاکہ مجمع خاموش ہو جائے اس کے بعد آپ نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ [24]

چونکہ آپ نے یہ خطبہ فدک کے مصادرہ کے بعد اس پر اعتراض کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا اس لئے یہ خطبہ فدکیہ کے نام سے مشہور ہوا۔[25] البتہ بعض مقامات پر اسے اس عنوان سے کہ آپ خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے اپنی بعض رشتہ دار (خواتین وَ أَقْبَلَتْ فی لُمَّةٍ مِنْ حَفَدَتِها وَ نِساءِ قَوْمِها) کے ساتھ مسجد میں وارد ہوئیں، خطبہ لمۃ کے نام سے بھی ذکر کیا جاتا ہے۔[26]

خطبے کی سند
علامہ مجلسی نے خطبہ فدکیہ کو مشہور خطبوں میں شمار کیا ہے جسے شیعہ و اہل سنت مختلف سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔[27] شیخ صدوق نے بھی کتاب من لا یحضره الفقیہ میں اس کے بعض حصے نقل کئے ہیں۔[28] آیت اللہ منتظری کے مطابق اس خطبہ کی قدیمی ترین سند کتاب بلاغات النساء تالیف احمد بن طاہر مروزی ہے جو ابن طیفور (204-280 ھ) کے نام سے مشہور اہل سنت عالم دین ہیں جو زمانہ کے اعتبار سے امام علی نقی (ع) و امام حسن عسکری (ع) کے معاصر تھے۔[29] ابن طیفور نے اس خطبہ کو دو روایت سے ضبط کیا ہے۔[30]

البتہ سید جعفر شہیدی کے بقول متاخر اسناد میں دونوں روایتیں خلط ملط ہوکر ایک ہی صورت میں نقل ہوئی ہیں۔[31] بہرحال خطبہ فدکیہ کے لئے 16 منابع ذکر ہوئے ہیں۔[32]
نقل ہوا ہے کہ امام حسن (ع)، امام حسین (ع)، حضرت زینب (س)، امام باقر (ع)، امام صادق (ع)، حضرت عایشہ، عبداللہ بن عباس و ... اس خطبے کے راویوں میں شامل ہیں۔[33]

مضمون

خطبہ حمد و توصیف الہی سے شروع ہوتا ہے۔ پھر اس میں بعثت پیغمبر (ص) کا ذکر ہے اس کے بعد حضرت علی (ع) کی آنحضرت (ص) سے قربت، اولیائے الہی کے درمیان ان کی سرداری، ان کی بے مثال دلیری، شجاعت اور نبی اکرمؐ اور اسلام سے دفاع کا ذکر ہے۔ اصحاب رسول کی اس بنیاد پر سرزنش کی گئی ہے کہ وہ پیغمبر (ص) کے بعد پیروئے شیطان ہوگئے، ان میں نفاق ظاہر ہوگیا اور انھوں نے حق کو ترک کر دیا۔ اسی طرح سے اس میں غصب خلافت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہوا ہے اور ابوبکر کے کلام کہ انبیاء اپنی میراث نہیں چھوڑتے ہیں کو حکم قرآن کے خلاف بیان کیا گیا ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے ابوبکر کے اس مسئلے کو قیامت کے روز خدا کے سپرد کیا اور پھر صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کیوں صحابہ پیغمبر اس ستم پر خاموش بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے واضح طور پر کہا کہ جو ابوبکر اور ان کے ساتھیوں نے کیا وہ خدا سے اپنے ایمان کے عہد کو توڑنے کے مترادف ہے۔ آخر میں انہیں اس کام کی وجہ سے دوزخ کی وعید سنائی۔[34]

خطبہ فدکیہ کا متن اور اردو ترجمہ

اَلْحَمْدُللَّهِ عَلی ما اَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلی ما اَلْهَمَ، وَ الثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمٍ اِبْتَدَاَها، وَ سُبُوغِ الاءٍ اَسْداها، وَ تَمامِ مِنَنٍ اَوْلاها، جَمَّ عَنِ الْاِحْصاءِ عَدَدُها، وَ نَأی عَنِ الْجَزاءِ اَمَدُها، وَ تَفاوَتَ عَنِ الْاِدْراكِ اَبَدُها، وَ نَدَبَهُمْ لِاسْتِزادَتِها بِالشُّكْرِ لِاتِّصالِها، وَ اسْتَحْمَدَ اِلَی الْخَلائِقِ بِاِجْزالِها، وَ ثَنی بِالنَّدْبِ اِلی اَمْثالِها.

میں خدا کی نعمتوں پر اس کی ستائش کرتی ہوں اور اس کی توفیقات پر شکر ادا کرتی ہوں اس کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا بجالاتی ہوں وہ نعمتیں جن کی کوئی انتہا نہیں اور ان کی تلافی اور تدارک نہیں کیا جاسکتا، ان کی انتہا کا تصور کرنا ممکن بھی نہیں، خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کو جانیں اور ان کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ تعالی مقامی نعمتوں کو اور زیادہ کرے۔

اَلْحَمْدُللَّـهِ عَلی ما اَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلی ما اَلْهَمَ، وَ الثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمٍ اِبْتَدَاَها، وَ سُبُوغِ الاءٍ اَسْداها، وَ تَمامِ مِنَنٍ اَوْلاها، جَمَّ عَنِ الْاِحْصاءِ عَدَدُها، وَ نَأی عَنِ الْجَزاءِ اَمَدُها، وَ تَفاوَتَ عَنِ الْاِدْراكِ اَبَدُها، وَ نَدَبَهُمْ لِاسْتِزادَتِها بِالشُّكْرِ لِاتِّصالِها، وَ اسْتَحْمَدَ اِلَی الْخَلائِقِ بِاِجْزالِها، وَ ثَنی بِالنَّدْبِ اِلی اَمْثالِها.

میں خدا کی نعمتوں پر اس کی ستائش کرتی ہوں اور اس کی توفیقات پر شکر ادا کرتی ہوں اس کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا بجالاتی ہوں وہ نعمتیں جن کی کوئی انتہا نہیں اور ان کی تلافی اور تدارک نہیں کیا جاسکتا، ان کی انتہا کا تصور کرنا ممکن بھی نہیں، خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کو جانیں اور ان کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ تعالی مقامی نعمتوں کو اور زیادہ کرے۔

وَ اَشْهَدُ اَنْ لااِلهَ اِلاَّ اللَّـهُ وَحْدَهُ لاشَريكَ لَهُ، كَلِمَةٌ جَعَلَ الْاِخْلاصَ تَأْويلَها، وَ ضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْصُولَها، وَ اَنارَ فِی التَّفَكُّرِ مَعْقُولَها، الْمُمْتَنِعُ عَنِ الْاَبْصارِ رُؤْيَتُهُ، وَ مِنَ الْاَلْسُنِ صِفَتُهُ، وَ مِنَ الْاَوْهامِ كَيفِيتُهُ. اِبْتَدَعَ الْاَشْياءَ لامِنْ شَیءٍ كانَ قَبْلَها، وَ اَنْشَاَها بِلااَحْتِذاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَها، كَوَّنَها بِقُدْرَتِهِ وَ ذَرَأَها بِمَشِيتِهِ، مِنْ غَيرِ حاجَةٍ مِنْهُ اِلی تَكْوينِها، وَ لافائِدَةٍ لَهُ فی تَصْويرِها، اِلاَّ تَثْبيتاً لِحِكْمَتِهِ وَ تَنْبيهاً عَلی طاعَتِهِ، وَ اِظْهاراً لِقُدْرَتِهِ وَ تَعَبُّداً لِبَرِيتِهِ، وَ اِعْزازاً لِدَعْوَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ الثَّوابَ عَلی طاعَتِهِ، وَ وَضَعَ الْعِقابَ عَلی مَعْصِيتِهِ، ذِيادَةً لِعِبادِهِ مِنْ نِقْمَتِهِ وَ حِياشَةً لَهُمْ اِلی جَنَّتِهِ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکا کوئی شریک نہیں، توحید وہ کلمہ کہ اخلاص کو اس کی روح اور حقیقت قرار دیا گیا ہے اور دل میں اس کی گواہی دے تا کہ اس سے نظر و فکر روشن ہو، وہ خدا کہ جس کو آنکھ کے ذریعے دیکھا نہیں جاسکتا اور زبان کے ذریعے اس کی وصف اور توصیف نہیں کی جاسکتی وہ کس طرح کا ہے یہ وہم نہیں آسکتا۔ عالم کو عدم سے پیدا کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے میں وہ محتاج نہ تھا اپنی مشیئت کے مطابق خلق کیا ہے۔ جہان کے پیا کرنے میں اسے اپنے کسی فائدے کے حاصل کرنے کا قصد نہ

تھا۔ جہان کو پیدا کیا تا کہ اپنی حکمت اور علم کو ثابت کرے اور اپنی اطاعت کی یاد دہانی کرے، اور اپنی قدرت کا اظہار کرے، اور بندوں کو عبادت کے لئے برانگیختہ کرے، اور اپنی دعوت کو وسعت دے، اپنی اطاعت کے لئے جزاء مقرر کی اور نافرمانی کے لئے سزا معین فرمائی۔ تا کہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَبی مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اِخْتارَهُ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهُ، وَ سَمَّاهُ قَبْلَ اَنْ اِجْتَباهُ، وَ اصْطَفاهُ قَبْلَ اَنْ اِبْتَعَثَهُ، اِذ الْخَلائِقُ بِالْغَیبِ مَكْنُونَةٌ، وَ بِسَتْرِ الْاَهاویلِ مَصُونَةٌ، وَ بِنِهایةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْماً مِنَ اللّـهِ تَعالی بِمائِلِ الْاُمُورِ، وَ اِحاطَةً بِحَوادِثِ الدُّهُورِ، وَ مَعْرِفَةً بِمَواقِعِ الْاُمُورِ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد محمدؐ اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں، پیغمبری کے لئے بھیجنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا اور قبل اس کے کہ اسے پیدا کرے ان کا نام محمّدؐ رکھا اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب اس وقت کیا جب کہ مخلوقات عالم غیب میں پنہاں اور چھپی ہوئی تھی اور عدم کی سرحد سے ملی ہوئی تھی، چونکہ اللہ تعالی ہر شئی کے مستقبل سے باخبر ہے اور حوادث دہر سے مطلع ہے اور ان کے مقدرات کے موارد اور مواقع سے آگاہ ہے۔

اِبْتَعَثَهُ اللّـهُ اِتْماماً لِاَمْرِهِ، وَ عَزیمَةً عَلی اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادیرِ رَحْمَتِهِ، فَرَأَی الْاُمَمَ فِرَقاً فی اَدْیانِها، عُكَّفاً عَلی نیرانِها، عابِدَةً لِاَوْثانِها، مُنْكِرَةً لِلّـهِ مَعَ عِرْفانِها. فَاَنارَ اللّـهُ بِاَبی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّـهُ عَلَیهِ و الِهِ ظُلَمَها، وَ كَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَها، وَ جَلی عَنِ الْاَبْصارِ غُمَمَها، وَ قامَ فِی النَّاسِ بِالْهِدایةِ، فَاَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغِوایةِ، وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعِمایةِ، وَ هَداهُمْ اِلَی الدّینِ الْقَویمِ، وَ دَعاهُمْ اِلَی الطَّریقِ الْمُسْتَقیمِ. ثُمَّ قَبَضَهُ اللّـهُ اِلَیهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَ اخْتِیارٍ، وَ رَغْبَةٍ وَ ایثارٍ، فَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّـهُ عَلَیهِ و الِهِ مِنْ تَعَبِ هذِهِ الدَّارِ فی راحَةٍ، قَدْ حُفَّ بِالْمَلائِكَةِ الْاَبْرارِ وَ رِضْوانِ الرَّبِّ الْغَفَّارِ، وَ مُجاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ، صَلَّی اللّـهُ عَلی أَبی نَبِیهِ وَ اَمینِهِ وَ خِیرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ صَفِیهِ، وَ السَّلامُ عَلَیهِ وَ رَحْمَةُاللّـهِ وَ بَرَكاتُهُ.

ثم التفت الی اهل المجلس و قالت:

خدا نے محمّدؐ کو مبعوث کیا تا کہ اپنے امر کو آخر تك پہنچائے اور اپنے حکم کو جاری کردے، اور اپنے مقصد کو عملی قرار دے۔ لوگ دین میں متفرق تھے اور کفر و جہالت کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں کی پرستش کرتے تھے اور خداوند عالم کے دستورات کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔

پس اللہ تعالی نے میرے باپ محمّدؐ کے وجود مبارك سے تاریکیاں منور کردیا اور جہالت اور نادانی دلوں سے دور کردیا، سرگردانی اور تحیر کے پردے آنکھوں سے ہٹا دیئے۔ میرے باپ لوگوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کو گمراہی سے نجات دلائی اور نابینا کو بینا کیا اور دین اسلام کی طرف راہنمائی فرمائی اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دی، اس وقت خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کی مہربانی اور اس کے اختیار اور رغبت سے اس کی روح قبض فرمائی۔ اب میرے باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہیں اور آخرت کے عالم میں اللہ تعالی کے فرشتوں اور پروردگار کی رضایت کے ساتھ اللہ تعالی کے قرب میں زندگی بسر کر رہے ہیں، امین اور وحی کے لئے چتے ہوئے پیغمبر پر درود ہو۔

آپ نے اس کے بعد مجمع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اَنْتُمْ عِبادَ اللّـهِ نُصْبُ اَمْرِهِ وَ نَهْیهِ، وَ حَمَلَةُ دینِهِ وَ وَحْیهِ، وَ اُمَناءُ اللّـهِ عَلی اَنْفُسِكُمْ، وَ بُلَغاؤُهُ اِلَی الْاُمَمِ، زَعیمُ حَقٍّ لَهُ فیكُمْ، وَ عَهْدٍ قَدَّمَهُ اِلَیكُمْ، وَ بَقِیةٍ اِسْتَخْلَفَها عَلَیكُمْ: كِتابُ اللّـهِ النَّاطِقُ وَ الْقُرْانُ الصَّادِقُ، و النُّورُ السَّاطِعُ وَ الضِّیاءُ اللاَّمِعُ، بَینَةً بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةً سَرائِرُهُ، مُنْجَلِیةً ظَواهِرُهُ، مُغْتَبِطَةً بِهِ اَشْیاعُهُ، قائِداً اِلَی الرِّضْوانِ اِتِّباعُهُ، مُؤَدٍّ

اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ، بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللّـهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَ مَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيناتُهُ الْجالِيةُ، وَ بَراهينُهُ الْكافِيةُ، وَ فَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

لوگو تم اللہ تعالی کے امر اور نہی کے نمائندے اور نبوت کے دین اور علوم کے حامل تمہیں اپنے اوپر امین ہونا چاہیئے، جن کو باقی اقوام تك دین کی تبلیغ کرنی ہے تم میں پیغمبرؐ کا حقیقی جانشین موجود ہے اللہ تعالی نے تم سے پہلے عہد و پیمان اور چمکنے والانور ہے اس کی چشم بصیرت روش اور رتبے کے آرزومند ہیں اس کی پیروی کرنا انسان کو بہشت رضوان کی طرف ہدایت کرتا ہے اس کی باتوں کو سننا نجات کا سبب ہوتا ہے اس کے وجود کی برکت سے اللہ تعالی کے نورانی دلائل اور حجت کو دریافت کیا جاسکتا ہے اس کے وسیلے سے واجبات و محرمات اور مستحبات و مباح اور شریعت کے قوانین کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

فَجَعَلَ اللّـهُ الْايمانَ تَطْهيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلاةَ تَنْزيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكاةَ تَزْكِيةً لِلنَّفْسِ وَ نِماءً فِى الرِّزْقِ، وَ الصِّيامَ تَثْبيتاً لِلْاِخْلاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْييداً لِلدّينِ، وَ الْعَدْلَ تَنْسيقاً لِلْقُلُوبِ، وَ طاعَتَنا نِظاماً لِلْمِلَّةِ، وَ اِمامَتَنا اَماناً لِلْفُرْقَةِ، وَ الْجِهادَ عِزّاً لِلْاِسْلامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتيجابِ الْاَجْرِ.

اللہ تعالی نے ایمان کو شرك سے پاك ہونے کا وسیلہ قرار دیا ہے۔۔ اللہ نے نماز واجب کی تا کہ تکبر سے روکاجائے زکوۃ کو وسعت رزق اور تہذیب نفس کے لئے واجب قرار دیا۔ روزے کو بندے کے اخلاص کے اثبات کے لئے واجب کیا۔ حج کو واجب کرنے سے دین کی بنیاد کو استوار کیا، عدالت کو زندگی کے نظم اور دلوں کی نزدیکی کے لئے ضروری قرار دیا، اہلبیت کی اطاعت کو ملت اسلامی کے نظم کے لئے واجب قرار دیا اور امامت کے ذریعے اختلاف و افتراق کا سد باب کیا اور جہاد کو اسلام کے لئے عزت اور صبر کو اجر حاصل کرنے کے لیے مددگار قرار دیا۔

وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلِحَةً لِلْعامَّةِ، وَ بِرَّ الْوالِدَينِ وِقايةً مِنَ السَّخَطِ، وَ صِلَةَ الْاَرْحامِ مَنْساءً فِى الْعُمْرِ وَ مَنْماةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصاصَ حِقْناً لِلدِّماءِ، وَ الْوَفاءَ بِالنَّذْرِ تَعْريضاً لِلْمَغْفِرَةِ، وَ تَوْفِيةَ الْمَكائيلِ وَ الْمَوازينِ تَغْييراً لِلْبَخْسِ.

امر بالمعروف کو عمومی مصلحت کے ماتحت واجب قرار دیا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کو ان کے غضب سے مانع قرار دیا، اجل کے موخر ہونے اور نفوس کی زیادتی کے لئے صلہ رحمی کا دستور دیا، قتل نفس کو روکنے کے لئے قصاص کو واجب قرار دیا۔ نذر کے پورا کرنے کو گناہوں گا آمرزش کا سبب بنایا، ناپ تول میں دقت کو کم فروشی ختم کرنے کا سبب بنادیا۔

وَ النَّهْى عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزيهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَ اجْتِنابَ الْقَذْفِ حِجاباً عَنِ اللَّـعْنَةِ، وَ تَرْكَ السِّرْقَةِ ايجاباً لِلْعِصْمَةِ، وَ حَرَّمَ اللّـهُ الشِّرْكَ اِخْلاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيةِ.

فَاتَّقُوا اللّـهَ حَقَّ تُقاتِهِ، وَ لاتَمُوتُنَّ اِلاَّ وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، وَ اَطيعُوا اللّـهَ فيما اَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهاكُمْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ اِنَّما يخْشَى اللّـهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءُ.[35]

پلیدی سے محفوظ رہنے کی غرض سے شراب خوری پر پابندی لگائی، بہتان اور زنا کی نسبت دینے کی لعنت سے روکا، چوری نہ کرنے کو پاکی اور عفت کا سبب بتایا۔ اللہ تعالی کے ساتھ شرك، کو اخلاص کے ماتحت ممنوع قرار دیا۔ پس تقوی اور پرہیزگاری کو اپناؤ جسطرح اپنانے کا حق ہے۔ دنیا سے مسلمان ہوئے بغیر مت جانا، اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرو، صرف علماء اور دانشمند خدا سے ڈرتے ہیں۔

ثم قالت:

اَيهَا النَّاسُ!

اِعْلَمُوا اَنّى فاطِمَةُ وَ اَبى مُحَمَّدٌ، اَقُولُ عَوْداً وَ بَدْءاً، وَ لااَقُولُ ما اَقُولُ غَلَطاً، وَ لااَفْعَلُ ما اَفْعَلُ شَطَطاً، لَقَدْ جاءَكُمْ

رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزيزٌ عَلَيهِ ما عَنِتُّمْ حَريصٌ عَلَيكُمْ بِالْمُؤْمِنينَ رَؤُوفٌ رَحيمٌ.[36]
فَاِنْ تَعْزُوهُ وَتَعْرِفُوهُ تَجِدُوهُ اَبی دُونَ نِسائِكُمْ،وَ اَخَا ابْنِ عَمّی دُونَ رِجالِكُمْ، وَ لَنِعْمَ الْمَعْزِی اِلَیهِ صَلَّی اللّـهُ عَلَیهِ وَ الِهِ.
فَبَلَّغَ الرِّسالَةَ صادِعاً بِالنَّذارَةِ، مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكینَ، ضارِباً ثَبَجَهُمْ، اخِذاً بِاَكْظامِهِمْ، داعِیاً اِلی سَبیلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ و الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، یجُفُّ الْاَصْنامَ وَ ینْكُثُ الْهامَّ، حَتَّی انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَ وَ لَّوُا الدُّبُرَ.
پهر فرمایا:

اے لوگو!

جان لو میں فاطمه ہوں اور میرے باپ محمدؐ ہیں، اب میں تمہیں ابتداء سے آخر تك كے واقعات اور امور سے آگاہ كرتی ہوں تمہیں علم ہونا چاہیئے میں جهوٹ نہیں بولتی اور گناہ كا ارتكاب نہیں كرتی۔ اللہ تعالی نے تمہارے لئے پیغمبرؐ جو تم میں سے تها بهیجا ہے تمہاری تكلیف سے اسے تكلیف ہوتی تهی اور وہ تم سے محبت كرتے تهے اور مومنین كے حق میں مہربان اور دل سوز تهے۔ لوگو وہ پیغمبر میرے باپ تهے نہ تمہاری عورت كے باپ، میرے شوہر كے چچازاد بهائی تهے نہ تمہارے مردوں كے بهائی، كتنی عمدہ محمّدؐ سے نسبت ہے۔ جناب محمدؐ نے اپنی رسالت كو انجام دیا اور مشركوں كی راہ و روش پر حملہ آور ہوئے اور ان كی پشت پر سخت ضرب وارد كی ان كا گلا پكڑا اور دانائی اور نصیحت سے خدا كی طرف دعوت دی، بتوں كو توڑا اور ان كے سروں كو سرنگوں كیا كفار نے شكست كهائی اور شكست كها كر بهاگے۔
حَتَّی تَفَرَّی اللَّـیلُ عَنْ صُبْحِهِ، وَ اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ، و نَطَقَ زَعیمُالدّینِ، وَ خَرَسَتْ شَقاشِقُ الشَّیاطینِ، وَ طاحَ وَ شیظُ النِّفاقِ، وَ انْحَلَّتْ عُقَدُ الْكُفْرِ وَ الشَّقاقِ، وَ فُهْتُمْ بِكَلِمَةِ الْاِخْلاصِ فی نَفَرٍ مِنَ الْبیضِ الْخِماصِ. وَ كُنْتُمْ عَلی شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ[37]، مُذْقَةَ الشَّارِبِ، وَ نُهْزَةَ الطَّامِعِ، وَ قُبْسَةَ الْعِجْلانِ، وَ مَوْطِیءَ الْاَقْدامِ، تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ، وَ تَقْتاتُونَ الْقِدَّ، اَذِلَّةً خاسِئینَ، تَخافُونَ اَنْ یتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ، فَاَنْقَذَكُمُ اللَّـهُ تَبارَكَ وَ تَعالی بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّـهُ عَلَیهِ وَ الِهِ بَعْدَ اللَّـتَیا وَ الَّتی، وَ بَعْدَ اَنْ مُنِی بِبُهَمِ الرِّجالِ، وَ ذُؤْبانِ الْعَرَبِ، وَ مَرَدَةِ اَهْلِ الْكِتابِ.
تاریكیاں دور ہوگئیں اور حق واضح ہوگیا، دین كے رہبر كی زبان گویا ہوئی اور شیاطین خاموش ہوگئے، نفاق كے پیروكار ہلاك ہوئے كفر اور اختلاف كے رشتے ٹوٹ گئے گروہ اہلبیت كی وجہ سے شہادت كا كلمہ جاری كیا، جب كہ تم دوزخ كے كنارے كهڑے تهے اور وہ ظالموں كا تر اور لذیذ لقمہ بن چكے تهے اور آگ كی تلاش كرنے والوں كے لئے مناسب شعلہ تهے۔ تم قبائل كے پاؤں كے نیچے ذلیل تهے گندا پانی پیتے تهے اور حیوانات كے چمڑوں اور درختوں كے پتوں سے غذا كهاتے تهے دوسروں كے ہمیشہ ذلیل و خوار تهے اور اردگرد كے قبائل سے خوف و ہراس میں زندگی بسر كرتے تهے ان تمام بدبختیوں كے بعد خدا نے محمدؐ كے وجود كی بركت سے تمہیں نجات دی حالانكہ میرے باپ كو عربوں میں سے بہادر اور عرب كے بهیڑیوں اور اہل كتاب كے سركشوں سے واسطہ تها
كُلَّما اَوْقَدُوا ناراً لِلْحَرْبِ اَطْفَأَهَا اللَّـهُ[38]، اَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّیطانِ، اَوْ فَغَرَتْ فاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكینَ، قَذَفَ اَخاهُ فی لَهَواتِها، فَلاینْكَفِیءُ حَتَّی یطَأَ جِناحَها بِأَخْمَصِهِ، وَ یخْمِدَ لَهَبَها بِسَیفِهِ، مَكْدُوداً فی ذاتِ اللَّـهِ، مُجْتَهِداً فی اَمْرِ اللَّـهِ، قَریباً مِنْ رَسُولِ اللَّـهِ، سَیداً فی اَوْلِیاءِ اللَّـهِ، مُشَمِّراً ناصِحاً مُجِدّاً كادِحاً، لاتَأْخُذُهُ فِی اللَّـهِ لَوْمَةَ لائِمٍ. وَ اَنْتُمْ فی رَفاهِیةٍ مِنَ الْعَیشِ، و ادِعُونَ فاكِهُونَ آمِنُونَ، تَتَرَبَّصُونَ بِنَا الدَّوائِرَ، وَ تَتَوَكَّفُونَ الْاَخْبارَ، وَ تَنْكُصُونَ عِنْدَ النِّزالِ، وَ تَفِرُّونَ مِنَ الْقِتالِ.
جتنا وہ جنگ كی آگ كو بهڑكاتے تهے خدا سے خاموش كردیتا تها جب كوئی شیاطین میں سے سر اٹهاتا یا

مشرکوں میں سے کوئی بھی کھولتا تو محمدؐ اپنے بھائی علی (ع) کو ان کے گلے میں اتار دیتے اور حضرت علی (ع) ان کے سر اور مغز کو اپنی طاقت سے پائمال کردیتے اور جب تك ان کی روشن کی ہوئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کردیتے جنگ کے میدان سے واپس نہ لوٹتے اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے تھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے تھے، اللہ کے رسول کے نزدیك تھے۔ علی (ع) خدا دوست تھے، ہمیشہ جہاد کے لئے آمادہ تھے، وہ تبلیغ اور جہاد کرتے تھے اور تم اس حالت میں آرام اور خوشی میں خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے اور کسی خبر کے منتظر اور فرصت میں رہتے تھے دشمن کے ساتھ لڑائی لڑنے سے ا جتناب کرتے تھے اور جنگ کے وقت فرار کرجاتے تھے

فَلَمَّا اِختارَ اللّـهُ لِنَبیهِ دار اَنْبیائِهِ وَ مَأْوی اَصْفِیائِهِ، ظَهَرَ فیکُمْ حَسْکَةُ النِّفاقِ، وَ سَمَلَ جِلْبابُ الدّینِ، وَ نَطَقَ کاظِمُ الْغاوینَ، وَ نَبَغَ خامِلُ الْاَقَلّینَ، وَ هَدَرَ فَنیقُ الْمُبْطِلینَ، فَخَطَرَ فی عَرَصاتِکُمْ، وَ اَطْلَعَ الشَّیطانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرَزِهِ، هاتِفاً بِکُمْ، فَأَلْفاکُمْ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجیبینَ، وَ لِلْغِرَّةِ فیهِ مُلاحِظینَ، ثُمَّ اسْتَنْهَضَکُمْ فَوَجَدَکُمْ خِفافاً، وَ اَحْمَشَکُمْ فَاَلْفاکُمْ غِضاباً، فَوَسَمْتُمْ غَیرَ اِبِلِکُمْ، وَ وَرَدْتُمْ غَیرَ مَشْرَبِکُمْ. هذا، وَ الْعَهْدُ قَریبٌ، وَالْکَلْمُ رَحیبٌ، وَ الْجُرْحُ لَمَّا یَنْدَمِلُ، وَ الرَّسُولُ لَمَّا یُقْبَرُ، اِبْتِداراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ، اَلا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوا، وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحیطَةٌ بِالْکافِرینَ.[39]

جب خدا نے اپنے پیغمبر کو دوسرے پیغمبروں کی جگہ کی طرف منتقل کیا تو تمہارے اندرونی کینے اور دوروئی ظاہر ہوگئی دین کا لباس کہنہ ہوگیا اور گمراہ لوگ باتیں کرنے لگے، پست لوگوں نے سر اٹھایا اور باطل کا اونٹ آواز دیتے لگا اور اپنی دم ہلانے لگا اور شیطان نے اپنا سرکمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اس نے اپنی طرف دعوت دی اور تم نے بغیر سوچے اس کی دعوت قبول کرلی اور اس کا احترام کیا تمہیں اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آگئے اس نے تمہیں غضبناك ہونے کا حکم دیا اور تم غضبناك ہوگئے۔ لوگو وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے با علامت بناکر اس جگہ بیٹھایا جو اس کی جگہ نہیں تھی، حالانکہ ابھی پیغمبرؐ کی موت کو زیادہ وقت نہیں گزرا ہے ابھی تك ہمارے دل کے زخم بھرے نہیں تھے اور نہ شگاف پر ہوئے تھے، ابھی پیغمبرؐ کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنے کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ کرلیا، لیکن خبردار رہو کہ تم فتنے میں داخل ہوچکے ہو اور دوزخ نے کافروں کا احاطہ کر رکھا ہے

فَهَیهاتَ مِنْکُمْ، وَ کَیفَ بِکُمْ، وَ اَنَّی تُؤْفَکُونَ، وَ کِتابُ اللّـهِ بَینَ اَظْهُرِکُمْ، اُمُورُهُ ظاهِرَةٌ، وَ اَحْکامُهُ زاهِرَةٌ، وَ اَعْلامُهُ باهِرَةٌ، و زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ اَوامِرُهُ واضِحَةٌ، وَ قَدْ خَلَّفْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِکُمْ، أَرَغْبَةً عَنْهُ تُریدُونَ؟ اَمْ بِغَیرِهِ تَحْکُمُونَ؟ بِئْسَ لِلظَّالمینَ بَدَلاً، وَ مَنْ یَبْتَغِ غَیرَ الْاِسْلامِ دیناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْهُ، وَ هُوَ فِی الْاخِرَةِ مِنَ الْخاسِرینِ.[40]

افسوس تمہیں کیا ہوگیا ہے اور کہاں چلے جارہے ہو؟ حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اور اس کے احکام واضح اور اس کے اوامر و نواہی ظاہر ہیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تمہارا ارادہ ہے کہ قرآن سے اعراض اور روگردانی کرلو؟ یا قرآن کے علاوہ کسی اور ذریعے سے قضاوت اور فیصلے کرتا چاہتے تو؟ لیکن تم کو علم ہونا چاہیئے کہ جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیار کرے گا وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوا اِلی رَیثَ اَنْ تَسْکُنَ نَفْرَتَها، وَ یَسْلَسَ قِیادَها،ثُمَّ اَخَذْتُمْ تُورُونَ وَ قْدَتَها، وَ تُهَیجُونَ جَمْرَتَها، وَ تَسْتَجیبُونَ لِهِتافِ الشَّیطانِ الْغَوِی، وَ اِطْفاءِ اَنْوارِالدّینِ الْجَلِی، وَ اِهْمالِ سُنَنِ النَّبِی الصَّفِی، تُسِرُّونَ حَسْواً فِی ارْتِغاءٍ، وَ تَمْشُونَ لِاَهْلِهِ وَ وَلَدِهِ فِی الْخَمَرِ وَ الضَّرَّاءِ، وَ نَصْبِرُ مِنْکُمْ عَلی مِثْلِ حَزِّ الْمَدی، وَ وَخْزِ السنان فی الحشا. وَ اَنْتُمْ الانَ تَزْعُمُونَ اَنْ لاإرْثَ لَنا أَفَحُکْمَ الْجاهِلِیةِ تَبْغُونَ، وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّـهِ حُکْماً لِقَومٍ یوقِنُونَ، أَفَلاتَعْلَمُونَ؟ بَلی، قَدْ تَجَلَّی لَکُمْ کَالشَّمْسِ الضَّاحِیةِ أَنّی اِبْنَتُهُ.

اتنا صبر بھی نہ کرسکے کہ وہ فتنے کی آگ کو خاموش کرے اور اس کی قیادت آسان ہوجائے بلکہ آگ کو تم نے روشن کیا اور شیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول خداؐ کے خاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ہو۔ کام کو الٹا ظاہر کرتے ہو اور پیغمبرؐ کے اہلبیت کے ساتھ مکر و فریب کرتے ہو، تمہارے کام اس چھری کے زخم اور نیزے کے زخم کی مانند ہیں جو پیٹ کے اندر واقع ہوئے ہوں۔ کیا تم یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ ہم پیغمبرؐ سے میراث نہیں لے سکتے، کیا تم جاہلیت کے قوانین کی طرف لوٹنا چاہتے ہو ؟ حالانکہ اسلام کے قانون تمام قوانین سے بہتر ہیں، کیا تمہیں علم نہیں کہ میں رسول خداؐ کی بیٹی ہوں کیوں نہیں جانتے ہو اور تمہارے سامنے آفتاب کی طرح یہ روشن ہے

اَیھَا الْمُسْلِمُونَ! أَأُغْلَبُ عَلی اِرْثی؟

یابْنَ اَبی قُحافَةَ!

اَفی کِتابِ اللّٰهِ تَرِثُ اَباكَ وَ لااَرِثُ اَبی؟ لَقَدْ جِئْتَ شَیئاً فَرِیاً، اَفَعَلی عَمْدٍ تَرَکْتُمْ کِتابَ اللّٰهِ وَ نَبَذْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِکُمْ، اِذْ یقُولُ «وَ وَرِثَ سُلَیمانُ داوُدَ»[41] وَ قالَ فیما اقْتَصَّ مِنْ خَبَرِ زَکَریا اِذْ قالَ: «فَهَبْ لی مِنْ لَدُنْكَ وَلِیاً یرِثُنی وَ یرِثُ مِنْ الِ یعْقُوبَ»،[42] وَ قالَ: «وَ اوُلُوا الْاَرْحامِ بَعْضُهُمْ اَوْلی بِبَعْضٍ فی کِتابِ اللّٰهِ»،[43] وَ قالَ «یوصیکُمُ اللّٰهُ فی اَوْلادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیینِ»،[44] وَ قالَ «اِنْ تَرَكَ خَیراً الْوَصِیةَ لِلْوالِدَینِ وَالْاَقْرَبَینِ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَی الْمُتَّقینَ».[45]

مسلمانوں کیا یہ درست ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم ہوجاؤں؟ اے ابوبکر آیا خدا کی کتاب میں تو لکھا ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث لو اور میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں؟ کیا خدا قرآن میں نہیں کہتا کہ سلیمان داود کے وارث ہوئے.وَ وَرِثَ سُلَیمانُ داوُدَ کیا قرآن میں یحیی علیہ السلام کا قول نقل نہیں ہوا کہ خدا سے انہوں نے عرض کی پروردگار مجھے فرزند عنایت فرما تا کہ وہ میرا وارث قرار پائے او آل یعقوب کا بھی وارث ہو کیا خدا قرآن میں نہیں فرماتا کہ بعض رشتہ دار بعض دوسروں کے وارث ہوتے ہیں؟ کیا خدا قرآن میں نہیں فرماتا کہ اللہ نے حکم دیا کہ لڑکے، لڑکیوں سے دوگنا ارث لیں؟ کیا خدا قرآن میں نہیں فرماتا کہ تم پر مقرر کردیا کہ جب تمہارا کوئی موت کے نزدیك ہو تو وہ ماں، باپ اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے کیونکہ پرہیزگاروں کے لئے ایسا کرنا عدالت کا مقتضی ہے

وَ زَعَمْتُمْ اَنْ لاحَظْوَةَ لی، وَ لااَرِثُ مِنْ اَبی، وَ لارَحِمَ بَینَنا، اَفَخَصَّکُمُ اللّٰهُ بِایةٍ اَخْرَجَ اَبی مِنْها؟ اَمْ هَلْ تَقُولُونَ: اِنَّ اَهْلَ مِلَّتَینِ لایتَوارَثانِ؟ اَوَ لَسْتُ اَنَا وَ اَبی مِنْ اَهْلِ مِلَّةٍ واحِدَةٍ؟ اَمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْانِ وَ عُمُومِهِ مِنْ اَبی وَابْنِ عَمّی؟ فَدُونَکَها مَخْطُومَةً مَرْحُولَةً تَلْقاكَ یوْمَ حَشْرِكَ.

فَنِعْمَ الْحَکَمُ اللّٰهُ، وَ الزَّعیمُ مُحَمَّدٌ، وَ الْمَوْعِدُ الْقِیامَةُ، وَ عِنْدَ السّاعَةِ یخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ، وَ لاینْفَعُکُمْ اِذْ تَنْدِمُونَ، وَ لِکُلِّ نَبَأٍ مُسْتَقَرٌّ،[46] وَ لَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ یأْتیهِ عَذابٌ یخْزیهِ، وَ یحِلُّ عَلَیهِ عَذابٌ مُقیمٌ.[47]

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں باپ سے نسبت نہیں رکھتی؟ کیا ارث والی آیات تمہارے لئے مخصوص ہیں اور میرے والد ان سے خارج ہیں یا اس دلیل سے مجھے میراث سے محروم کرتے ہو جو دو مذہب کے ایك دوسرے سے میراث نہیں لے سکتے؟ کیا میں اور میرا باپ ایك دین پر نہ تھے؟ آیا تم میرے باپ اور میرے چچازاد علی (ع) سے قرآن کو بہتر سمجھتے ہو؟ اے ابوبکر فدك اور خلافت تسلیم شدہ تمہیں مبارك ہو، لیکن قیامت کے دن تم سے ملاقات کروں گی کہ جب حکم اور قضاوت کرنا خدا کے ہاتھ میں ہوگا اور محمدؐ بہترین پیشوا ہیں۔ اے قحافہ کے بیٹے، میرا تیرے ساتھ وعدہ قیامت کا دن ہے کہ جس دن بیہودہ لوگوں کا نقصان واضح ہوجائے گا اور پھر پشیمان ہونا فائدہ نہ دے گا اور ہر خبر (کے وقوع) کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ

کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔
ثم رمت بطرفها نحو الانصار، فقالت:
آپ اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:
يا مَعْشَرَ النَّقيبَةِ وَ اَعْضادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الْاِسْلامِ!
ما هذِهِ الْغَميزَةُ فى حَقّى وَ السِّنَةُ عَنْ ظُلامَتى؟ اَما كانَ رَسُولُ اللّـهِ صَلَّى اللّـهُ عَلَيهِ وَ الِهِ اَبى يقُولُ: «اَلْمَرْءُ يحْفَظُ فى وُلْدِهِ»، سَرْعانَ ما اَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلانَ ذا اِهالَةٍ، وَ لَكُمْ طاقَةٌ بِما اُحاوِلُ، وَ قُوَّةٌ عَلى ما اَطْلُبُ وَ اُزاوِلُ.
اَتَقُولُونَ ماتَ مُحَمَّدٌ؟
فَخَطْبٌ جَليلٌ اِسْتَوْسَعَ وَ هْنُهُ، وَاسْتَنْهَرَ فَتْقُهُ، وَ انْفَتَقَ رَتْقُهُ، وَ اُظْلِمَتِ الْاَرْضُ لِغَيبَتِهِ، وَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ انْتَثَرَتِ النُّجُومُ لِمُصيبَتِهِ، وَ اَكْدَتِ الامالُ، وَ خَشَعَتِ الْجِبالُ، وَ اُضيعَ الْحَريمُ، وَ اُزيلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَماتِهِ. فَتِلْكَ وَاللّـهِ النَّازِلَةُ الْكُبْرى وَ الْمُصيبَةُ الْعُظْمى، لامِثْلُها نازِلَةٌ، وَ لابائِقَةٌ عاجِلَةٌ اُعْلِنَ بِها، كِتابُ اللّـهِ جَلَّ ثَناؤُهُ فى اَفْنِيتِكُمْ، وَ فى مُمْساكُمْ وَ مُصْبِحِكُمْ، يهْتِفُ فى اَفْنِيتِكُمْ هُتافاً وَ صُراخاً وَ تِلاوَةً وَ اَلْحاناً، وَ لَقَبْلَهُ ما حَلَّ بِاَنْبِياءِ اللّـهِ وَ رُسُلِهِ، حُكْمٌ فَصْلٌ وَ قَضاءٌ حَتْمٌ. «وَ ما مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ ماتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى اَعْقابِكُمْ وَ مَنْ ينْقَلِبْ عَلى عَقِبَيهِ فَلَنْ يضُرَّ اللّـهَ شَيئاً وَ سَيجْزِى اللّـهُ شَيئاً وَ سَيجْزِى اللّـهُ الشّاكِرينَ». [48]
اے ملت کے مددگار جوانو اور اسلام کی مدد کرنے والو کیوں حق کے ثابت کرنے میں سستی کر رہے ہو اور جو ظلم مجھ پر ہوا ہے اس سے خواب غفلت میں ہو؟ کیا میرے والد نے نہیں فرمایا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ ہوتا ہے یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام کیا کرو؟ کتنا جلدی فتنہ برپا کیا ہے تم نے؟ اور کتنی جلدی ہوی اور ہوس میں مبتلا ہوگئے ہو؟ تم اس ظلم کے ہٹانے میں جو مجھ پر ہوا ہے قدرت رکھتے ہو اور میرے مدعا اور خواستہ کے برلانے پر طاقت رکھتے ہو۔
کیا کہتے ہو کہ محمدؐ مرگئے؟ جی ہاں لیکن یہ ایك بہت بڑی مصیبت ہے کہ ہر روز اس کا شگاف بڑھ رہا ہے اور اس کا خلل زیادہ ہو رہا ہے۔ آنجنابؐ کی غیبت سے زمین تاریك ہوگئی ہے سورج اور چاند بے رونق ہوگئے ہیں آپ کی مصیبت پر ستارے تتربتر ہوگئے ہیں، امیدیں ٹوٹ گئیں، پہاڑ متزلزل اور ریزہ ریزہ ہوگئے ہیں پیغمبرؐ کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی،

قسم خدا کی یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی کہ جس کی مثال ابھی تگ دیکھی نہیں گئی اللہ کی کتاب جو صبح اور شام کو پڑھی جا رہی ہے آپ کی اس مصیبت کی خبر دیتی ہے کہ پیغمبرؐ بھی عام لوگوں کی طرح مریں گے، قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ اور حضرت محمدؐ نہیں ہیں مگر پیغمبر جن سے پہلے تمام پیغمبر گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پلٹ جاؤگے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب خدا شکرگزار بندوں کو جزا دے گا۔
اَيها بَنى قيلَةَ! ءَ اُهْضَمُ تُراثَ اَبى وَ اَنْتُمْ بِمَرْأى مِنّى وَ مَسْمَعٍ وَ مُنْتَدى وَ مَجْمَعٍ، تَلْبَسُكُمُ الدَّعْوَةُ وَ تَشْمَلُكُمُ الْخُبْرَةُ، وَ اَنْتُمْ ذَوُو الْعَدَدِ وَ الْعُدَّةِ وَ الْاَداةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلاحُ وَ الْجُنَّةُ، تُوافيكُمُ الدَّعْوَةُ فَلاتُجيبُونَ، وَ تَأْتيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلاتُغيثُونَ، وَ اَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكِفاحِ، مَعْرُوفُونَ بِالْخَيرِ وَ الصَّلاحِ، وَ النُّخْبَةُ الَّتى انْتُخِبَتْ، وَ الْخِيرَةُ الَّتِى اخْتيرَتْ لَنا اَهْلَ الْبَيتِ.
قاتَلْتُمُ الْعَرَبَ، وَ تَحَمَّلْتُمُ الْكَدَّ وَ التَّعَبَ، وَ ناطَحْتُمُ الْاُمَمَ، وَ كافَحْتُمُ الْبُهَمَ، لانَبْرَحُ اَوْ تَبْرَحُونَ، نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتَمِرُونَ، حَتَّى اِذا دارَتْ بِنا رَحَى الْاِسْلامِ، وَ دَرَّ حَلَبُ الْاَيامِ، وَ خَضَعَتْ نُعْرَةُ الشِّرْكِ، وَ سَكَنَتْ فَوْرَةُ الْاِفْكِ، وَ خَمَدَتْ نيرانُ

الْكُفْرِ، وَ هَدَأَتْ دَعْوَةُ الْهَرَجِ، وَ اسْتَوْسَقَ نِظامُ الدّينِ، فَاَنّى حِزْتُمْ بَعْدَ الْبَيانِ، وَاَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْاِعْلانِ، وَ نَكَصْتُمْ بَعْدَ الْاِقْدامِ، وَاَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْايمانِ؟

بُؤْساً لِقَوْمٍ نَكَثُوا اَيمانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ، وَ هَمُّوا بِاِخْراجِ الرَّسُولِ وَ هُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّـهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ.[49]

اے فرزندان قیلہ: (انصار کا گروہ) کیا یہ مناسب ہے کہ میں باپ کی میراث سے محروم رہوں جب کہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں موجود ہو میری پکار تم تك پہنچ چکی ہے اور تمام واقعہ سے مطلع ہو، تمہاری تعداد زیادہ ہے اور تم طاقت ور اور اسلحہ بدست ہو، میرے استغاثہ کی آواز تم تك پہنچتی ہے لیکن تم اس پر لبیك نہیں کہتے میری فریاد کو سنتے ہو لیکن میری فریاد رسی نہیں کرتے تم بہادری میں معروف اور نیکی اور خیر سے موصوف ہو، خود نخبہ ہو اور نخبہ کی اولاد ہو تم ہم اہلبیت کے لئے منتخب ہوئے ہو، عربوں کے ساتھ تم نے جنگیں کیں اور سختیوں کو برداشت کیا، قبائل سے لڑے ہو، بہادروں سے پنجہ آزمائی کی ہے جب ہم اٹھ کھڑے ہوتے تھے تم بھی اٹھ کھڑے ہوتے تھے ہم حکم دیتے تھے تم اطاعت کرتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور غنائم زیادہ ہوئے اور مشرکین تسلیم ہوگئے اور ان کا جھوٹا وقار اور جوش ختم ہوگیا، کفر کی آگ بجھ گئی، ہرج و مرج کی صدائیں خاموش ہوگئیں اور دین کا نظام مستحکم ہوگیا، پھر کیوں اقرار کے بعد اپنے ایمان پر حیران ہوگئے؟ ظاہر ہونے کے بعد کیوں چھپ گئے؟ کیوں پیشقدمی کے بعد پیچھے لوٹ گئے اور ایمان کے بعد شرک انتخاب کیا؟ وای ہو ان لوگوں پر جنہوں نے عہد کے بعد اپنی قَسموں کو توڑ ڈالا پیغمبرؐ کو (وطن سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور پھر تمہارے برخلاف لڑائی میں پہل بھی کی۔ تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اس سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔

اَلا، وَ قَدْ أَرى اَنْ قَدْ اَخْلَدْتُمْ اِلَى الْخَفْضِ، وَ اَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ، وَ خَلَوْتُمْ بِالدَّعَةِ، وَ نَجَوْتُمْ بِالضّيقِ مِنَ السَّعَةِ، فَمَجَجْتُمْ ما وَعَيْتُمْ، وَ دَسَعْتُمُ الَّذى تَسَوَّغْتُمْ، فَاِنْ تَكْفُرُوا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ جَميعاً فَاِنَّ اللّـهَ لَغَنِىٌ حَميدٌ.[50]

اَلا، وَ قَدْ قُلْتُ ما قُلْتُ هذا عَلى مَعْرِفَةٍ مِنّى بِالْخِذْلَةِ الَّتى خامَرْتُكُمْ، وَ الْغَدْرَةِ الَّتِى اسْتَشْعَرَتْها قُلُوبُكُمْ، وَ لكِنَّها فَيْضَةُ النَّفْسِ، وَ نَفْثَةُ الْغَيظِ، وَ حَوَرُ الْقَناةِ، وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ، وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ، فَدُونَكُمُوها فَاحْتَقِبُوها دَبِرَةَ الظَّهْرِ، نَقِبَةَ الْخُفِّ، باقِيَةَ الْعارِ، مَوْسُومَةً بِغَضَبِ الْجَبَّارِ وَ شَنارِ الْاَبَدِ، مَوْصُولَةً بِنارِ اللّـهِ الْمُوقَدَةِ الَّتى تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ.

فَبِعَيْنِ اللّـهِ ما تَفْعَلُونَ، وَ سَيعْلَمُ الَّذينَ ظَلَمُوا اَىَّ مُنْقَلَبٍ ينْقَلِبُونَ، وَ اَنَا اِبْنَةُ نَذيرٍ لَكُمْ بَينَ يدَى عَذابٌ شَديدٌ، فَاعْمَلُوا اِنَّا عامِلُونَ، وَ انْتَظِرُوا اِنَّا مُنْتَظِرُونَ.

لوگو میں گویا دیکھ رہی کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو، اس آدمی کو جو حکومت کرنے کا اہل ہے اسے دور ہٹا رہے ہو اور تم گوشہ میں بیٹھ کر عیش اور نوش میں مشغول ہوگئے ہو زندگی اور جہاد کے وسیع میدان سے قرار کر کے راحت طلبی کے چھوٹے محیط میں چلے گئے ہو، جو کچھ تمہارے اندر تھا اسے تم نے ظاہر کردیا ہے اور جو کچھ پی چکے تھے اسے اگل دیا ہے لیکن آگاہ رہو اگر تم اور تمام روئے زمین کے لوگ کافر ہوجائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے۔ اے لوگو جو کچھ مجھے کہنا چاہیئے تھا میں نے کہہ دیا ہے حالانکہ میں جانتی ہوں کہ تم میری مدد نہیں کروگے۔ تمہارے منصوبے مجھ سے مخفی نہیں، لیکن کیا کروں دل میں ایك درد تھا کہ جس کو میں نے بہت ناراحتی کے باوجود ظاہر کردیا ہے تا کہ تم پر حجت تمام ہوجائے۔ اب فدك اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو لیکن تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اس میں مشکلات اور دشواریاں موجود ہیں اور اس کا ننگ و عار ہمیشہ کے لئے تمہارے دامن پہ باقی رہ جائے گا، اللہ تعالی کا خشم اور غصہ اس پر مزید ہوگا

اور اس کی جزا جہنم کی آگ ہوگی اللہ تعالی تمہارے کردار سے آگاہ ہے، بہت جلد ستم گار اپنے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے۔ لوگو میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہوں کہ جو تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا تھا۔ جو کچھ کرسکتے ہو اسے انجام دو ہم بھی تم سے انتقام لیں گے تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں

فأجابها أبوبكر عبداللّـه بن عثمان، و قال:

يا بِنْتَ رَسُولِ اللّـهِ! لَقَدْ كانَ اَبُوكِ بِالْمُؤمِنينَ عَطُوفاً كَريماً، رَؤُوفاً رَحيماً، وَ عَلَى الْكافِرينَ عَذاباً اَليماً وَ عِقاباً عَظيماً، اِنْ عَزَوْناهُ وَجَدْناهُ اَباكِ دُونَ النِّساءِ، وَ اَخا اِلْفِكِ دُونَ الْاَخِلاَّءِ، اثَرَهُ عَلى كُلِّ حَميمٍ وَ ساعَدَهُ فى كُلِّ اَمْرٍ جَسيمٍ، لايحِبُّكُمْ اِلاَّ سَعيدٌ، وَ لايبْغِضُكُمْ اِلاَّ شَقِى بَعيدٌ.

فَاَنْتُمْ عِتْرَةُ رَسُولاللّـهِ الطَّيبُونَ، الْخِيرَةُ الْمُنْتَجَبُونَ، عَلَى الْخَيرِ اَدِلَّتُنا وَ اِلَى الْجَنَّةِ مَسالِكُنا، وَ اَنْتِ يا خِيرَةَ النِّساءِ وَ ابْنَةَ خَيرِ الْاَنْبِياءِ، صادِقَةٌ فى قَوْلِكِ، سابِقَةٌ فى وُفُورِ عَقْلِكِ، غَيرَ مَرْدُودَةٍ عَنْ حَقِّكِ، وَ لامَصْدُودَةٍ عَنْ صِدْقِكِ.

وَ اللّـهِ ما عَدَوْتُ رَأْى رَسُولاللّـهِ، وَ لاعَمِلْتُ اِلاَّ بِاِذْنِهِ، وَ الرَّائِدُ لايكْذِبُ اَهْلَهُ، وَ اِنّى اُشْهِدُ اللّـهَ وَ كَفى بِهِ شَهيداً، اَنّى سَمِعْتُ رَسُولَاللّـهِ يقُولُ: «نَحْنُ مَعاشِرَ الْاَنْبِياءِ لانُوَرِّثُ ذَهَباً وَ لافِضَّةً، وَ لاداراً وَ لاعِقاراً، وَ اِنَّما نُوَرِّثُ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ الْعِلْمَ وَ النُّبُوَّةَ، وَ ما كانَ لَنا مِنْ طُعْمَةٍ فَلِوَلِى الْاَمْرِ بَعْدَنا اَنْ يحْكُمَ فيهِ بِحُكْمِهِ».

اس کے جوا ب میں ابو بکر (عبد اللہ بن عثمان)نے یوں جواب دیتے ہوئے کہا:

دختر رسول خداؐ: آپ کے بابا مومنین پر بہت مہربان.رحم وکرم کرنے والے اور صاحب عطوفت تھے.وہ کافروں کے لئے دردناک عذاب اور سخت ترین قہرالہی تھے.آپ اگر ان کی نسبتوں پر غور کریں تو وہ تمام عورتوں میں صرف آپ کے باپ تھے اور تمام چاہنے والوں میں صرف آپ کے شوہر کے چاہنے والے تھے اور انھوں نے بھی ہر سخت مر حلہ پر نبیؐ کا سا تھ دیا ہے.آپ کا دوست نیک بخت اور سعید انسان کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے او ر آ پ کا دشمن شقی اور بد بخت کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا۔ آپ رسول اکرمؐ کی پاکیزہ عترت اور ان کے منتخب پسندیدہ افراد ہیں.آپ ہی حضرات راہ خیر میں ہمارے رہنما اور جنت کی طرف ہمیں لے جانے والے ہیں.اور خود آپ اے تمام خواتین عالم میں منتخب اور خیر الانبیاء کی دختر.یقیناًاپنے کلام میں صادق اور کمال عقل میں سب پر مقدم ہیں.آپ کو نہ آپ کے حق سے روکا جا سکتا ہے اور نہ آپ کی صداقت کا انکار کیا جا سکتا ہے مگر خدا کی قسم میں نے رسولؐ کی رأے میں عدول نہیں کیا ہے اور نہ کو ئی کام ان کی اجازت کے بغیر کیا ہے اور میر کارواں قافلہ سے خیانت بھی نہیں کر سکتا ہے.میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور وہی گواہی کے لئے کافی ہے کہ میں نے خود رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ ہم گر وہ انبیأ .سونے چاندی اور خانہ وجایداد کا مالک نہیں بناتے ہیں.ہماری وراثت کتاب، حکمت، علم و نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا ہم سے بچ جاتا ہے وہ ہمارے بعد ولی امر کے اختیار میں ہوتا ہے.وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔

وَ قَدْ جَعَلْنا ما حاوَلْتِهِ فِى الْكِراعِ وَ السِّلاحِ، يقاتِلُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ وَ يجاهِدُونَ الْكُفَّارَ، وَ يجالِدُونَ الْمَرَدَةَ الْفُجَّارَ، وَ ذلِكَ بِاِجْماعِ الْمُسْلِمينَ، لَمْ اَنْفَرِدْ بِهِ وَحْدى، وَ لَمْ اَسْتَبِدْ بِما كانَ الرَّأْى عِنْدى، وَ هذِهِ حالى وَ مالى، هِى لَكِ وَ بَينَ يدَيكِ، لاتَزْوى عَنْكِ وَ لانَدَّخِرُ دُونَكِ، وَ اَنَّكِ، وَ اَنْتِ سَيدَةُ اُمَّةِ اَبيكِ وَ الشَّجَرَةُ الطَّيبَةُ لِبَنيكِ، لايدْفَعُ مالَكِ مِنْ فَضْلِكِ، وَ لايوضَعُ فى فَرْعِكِ وَ اَصْلِكِ، حُكْمُكِ نافِذٌ فيما مَلَّكَتْ يداى، فَهَلْترين اَنْ اُخالِفَ فى ذاكَ اَباكِ (صَلَّى اللّـهُ عَلَيهِ وَ الِهِ وَ سَلَّمَ).

اور میں نے آپ کے تمام مطلوبہ اموال کو سامان جنگ کے لئے مخصوص کر دیا ہے جس کے ذریعہ مسلمان کفار سے جہاد کریں گے اور سرکش فاجروں سے مقابلہ کریں گے اور یہ کام مسلمانوں کے اتفاق رأے سے کیا ہے(٦) .یہ تنہا میری رأے نہیں ہیں اور نہ میں نے ذاتی طور پر طے کیا ہے۔ یہ میرا ذاتی مال اور سرمایہ آپ کے لئے حاضر

ہے اور آپ کی خدمت میں ہے جس میں کو ئی کوتاہی نہیں کی جا سکتی ہے۔ آپ تو اپنے باپ کی امت کی سردار ہیں اور اپنی اولاد کے لئے شجرۂ طیبہ ہیں۔آپ کے فضل وشرف کا انکار نہیں کیا جا سکتاہے اور آپ کے اصل و فرع کو گرایا نہیں جا سکتا ہے۔آپ کا حکم تو میری تمام املاک میں بھی نافذ ہے تو کیسے ممکن ہے میں اس مأله میں آپ کے بابا کی مخالفت کردوں؟

فقالت:

سُبْحانَ اللّـهِ، ما كانَ اَبى رَسُولُ اللّـهِ عَنْ كِتابِ اللّـهِ صادِفاً، وَ لا لِاَحْكامِهِ مُخالِفاً، بَلْ كانَ يتْبَعُ اَثَرَهُ، وَ يقْفُو سُوَرَهُ، اَفَتَجْمَعُونَ اِلَى الْغَدْرِ اِعْتِلالاً عَلَيهِ بِالزُّورِ، وَ هذا بَعْدَ وَفاتِهِ شَبيهٌ بِما بُغِى لَهُ مِنَ الْغَوائِلِ فى حَياتِهِ، هذا كِتابُ اللّـهِ حُكْماً عَدْلاً وَ ناطِقاً فَصْلاً، يقُولُ: «يرِثُنى وَ يرِثُ مِنْ آلِ يعْقُوبَ»[51]، وَ يقُولُ: «وَ وَرِثَ سُلَيمانُ داوُدَ».[52]

بَينَ عَزَّ وَ جَلَّ فيما وَزَّعَ مِنَ الْاَقْساطِ، وَ شَرَعَ مِنَ الْفَرائِضِ وَالْميراثِ، وَ اَباحَ مِنْ حَظِّ الذَّكَرانِ وَ الْاِناثِ، ما اَزاحَ بِهِ عِلَّةَ الْمُبْطِلينَ وَ اَزالَ التَّظَنّى وَ الشُّبَهاتِ فِى الْغابِرينَ، كَلاَّ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْراً، فَصَبْرٌ جَميلٌ وَ اللّـهُ الْمُسْتَعانُ عَلى ما تَصِفُونَ.[53]

یہ سن کر جناب فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

سبحان اللہ۔ نہ میرا باپ احکام خدا سے روکنے والا تھا اور نہ اس کا مخالف تھا۔وہ آثار قرآن کا اتباع کرتا تھا اور اس کے سوروں کے ساتھ چلتا تھا۔ کیا تم لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ اپنی غداری کا الزام اسکے سر ڈال دو۔ یہ ان کے انتقال کے بعد ایسی ہی سازش ہے جیسی ان کی زندگی میں کی گئی تھی۔ دیکھو یہ کتاب خدا حاکم عادل اور قول فیصل ہے جو اعلان کر رہی ہے کہ خدایا وہ ولی دیدے جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو اورسلمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے۔

خدائے عز و جل نے تمام حصے اور فرا ئض کے تمام احکام بیان کر دیے ہیں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے حقوق کی بھی وضاحت کر دی ہے اور اس طرح تمام اہل باطل کے بہانوں کو باطل کر دیا ہے اور قیامت تک کے تمام شبہات اور خیالات کو ختم کر دیا ہے۔ یقینایہ تم لوگوں کے نفس نے ایک بات گڑھ لی ہے تو اب میں بھی صبر جمیل سے کام لے رہی ہوں اور اللہ ہی تمہارے بیانات کے بارے میں میرا مدد گار ہے۔

فقال أبوبكر: صَدَقَ اللّـهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَتْ اِبْنَتُهُ، مَعْدِنُ الْحِكْمَةِ، وَ مَوْطِنُ الْهُدى وَ الرَّحْمَةِ، وَ رُكْنُ الدّينِ، وَ عَينُ الْحُجَّةِ، لااَبْعَدُ صَوابَكِ وَ لااُنْكِرُ خِطابَكِ، هؤُلاءِ الْمُسْلِمُونَ بَينى وَ بَينَكِ قَلَّدُونى ما تَقَلَّدْتُ، وَ بِاتِّفاقٍ مِنْهُمْ اَخَذْتُ ما اَخَذْتُ، غَيرَ مَكابِرٍ وَ لامُسْتَبِدٍّ وَ لامُسْتَأْثِرٍ، وَ هُمْ بِذلِكَ شُهُودٌ.

(اس کے بعد ابوبکر نے کہا) اللہ، رسولؐ اور رسولؐ کی بیٹی سب سچے ہیں۔آپ حکمت کے معادن، ہدایت ورحمت کا مرکز، دین کے رکن ، حجت خدا کا سر چشمہ ہیں۔میں نہ آپ کے حرف راست کو دور پھینک سکتا ہوں اور نہ آپ کے بیان کا انکار کر سکتا ہوں۔مگر یہ ہمارے اورآپ کے سامنے مسلمان ہیں۔جنہوں نے مجھے خلافت کی ذمہ داری دی ہے اور میں نے ان کے اتفاق رائے سے یہ عہدہ سنبھالا ہے۔اس میں نہ میری بڑائی شامل ہے نہ خود رائی اور نہ شوق حکومت۔ یہ سب میری اس بات کے گواہ ہیں۔

فالتفت فاطمة عليهاالسلام الى النساء، و قالت: مَعاشِرَ الْمُسْلِمينَ الْمُسْرِعَةِ اِلى قيلِ الْباطِلِ، الْمُغْضِيةِ عَلَى الْفِعْلِ الْقَبيحِ الْخاسِرِ، اَفَلاتَتَدَبَّرُونَ الْقُرْانَ اَمْعَلى قُلُوبٍ اَقْفالُها، كَلاَّ بَلْ رانَ عَلى قُلُوبِكُمْ ما اَسَأْتُمْ مِنْ اَعْمالِكُمْ، فَاَخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَ اَبْصارِكُمْ، وَ لَبِئْسَ ما تَأَوَّلْتُمْ، وَ ساءَ ما بِهِ اَشَرْتُمْ، وَ شَرَّ ما مِنْهُ اِعْتَضْتُمْ، لَتَجِدَنَّ وَ اللّـهِ مَحْمِلَهُ ثَقيلاً، وَ غِبَّهُ وَ بيلاً، اِذا كُشِفَ لَكُمُ الْغِطاءُ، وَ بانَ ما وَرائَهُ الضَّرّاءُ، وَ بَدا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ما لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ، وَ

خَسِرَ هُنالِكَ الْمُبْطِلُونَ.
جسے سن کر جناب فاطمہ زہراؑ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اورفرمایا:
اے گروہ مسلمین جو حرف باطل کی طرف تیزی سے سبقت کرنے والے اور فعل قبیح سے چشم پوشی کرنے والے ہو۔ کیا تم قرآن پر غور نہیں کرتے ہواور کیا تمھارے دلوں پر تالے پڑے ہوۓ ہیں۔یقیناًتمھارے اعمال نے تمھارے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اور تمھاری سماعت اور بصارت کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔تم نے بد ترین تاویل سے کام لیا ہے۔
اور بدترین راستہ کی نشان دہی کی ہے اور بد ترین معاوضہ پر سودا کیا ہے۔ عنقریب تم اس بوجھ کی سنگینی کا احساس کرو گے اور اس کے انجام کو بہت درد ناک پاؤ گے جب پردے اٹھا ئے جائیں گے اور پس پردہ کے نقصانات سامنے آجا ئیں گے اور خدا کی طرف سے وہ چیزیں سامنے آجأے گی جن کا تمھیں وہم گمان بھی نہیں ہے اور اہل باطل خسارہ کو بر داشت کریں گے۔
ثم عطفت علی قبر النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ، و قالت:
پھر جناب فاطمہ زہراؑ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:
قَدْ کانَ بَعْدَكَ اَنْباءٌ وَهَنْبَثَةٌ، لَوْ کُنْتَ شاهِدَها لَمْ تَکْثِرِ الْخُطَبُ، اِنَّا فَقَدْ ناكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وابِلَها، وَ اخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَ لاتَغِبْ، وَ کُلُّ اَهْلٍ لَهُ قُرْبی وَ مَنْزِلَةٌ، عِنْدَ الْاِلهِ عَلَی الْاَدْنَینِ مُقْتَرِبُ، اَبْدَتْ رِجالٌ لَنا نَجْوی صُدُورِهِمُ، لَمَّا مَضَیتَ وَ حالَتْ دُونَكَ التُّرَبُ تَجَهَّمَتْنا رِجالٌ وَ اسْتُخِفَّ بِنا، لَمَّا فُقِدْتَ وَ کُلُّ الْاِرْثِ مُغْتَصَبُ، وَ کُنْتَ بَدْراً وَ نُوراً یسْتَضاءُ بِهِ، عَلَیكَ تُنْزِلُ مِنْ ذِی الْعِزَّةِ الْکُتُبُ، وَ کانَ جِبْرِیلُ بِالْایاتِ یؤْنِسُنا، فَقَدْ فُقِدْتَ وَ کُلُّ الْخَیرِ مُحْتَجَبُ، فَلَیتَ قَبْلَكَ کانَ الْمَوْتُ صادِفُنا، لَمَّا مَضَیتَ وَ حالَتْ دُونَكَ الْکُتُبُ.
بابا آپؐ کے بعد بڑی نئی نئی خبریں اور مصیبتیں سامنے آئیں کہ اگر آپ سامنے ہوتے تو مصائب کی یہ کثرت نہ ہوتی۔ ہم نے آپ کو ویسے ہی کھو دیا جیسے زمین ابر کرم سے محروم ہو جأے۔ اور اب آپ کی قوم بالکل ہی منحرف ہوگئی ہے۔
ذرا آپ آکر دیکھ تو لیں دنیا کا جو خاندان خدا کی نگاہ میں قرب ومنزلت رکھتا ہے وہ دوسروں کی نگاہ میں محترم ہوتا ہے مگر ہمارا کوئی احترام نہیں ہے کچھ لوگوں نے اپنے دل کے کینوں کا اس وقت اظہار کیا جب آپ اس دنیا سے چلے گئے اور میرے اورآپ کے درمیان خاک قبر حائل ہوگئی۔لوگوں نے ہمارے اوپر ہجوم کرلیا اور آپ کے بعد ہم کو بے قدر وقیمت سمجھ کر ہماری میراث کو ہضم کر لیا۔ آپ کی حیثیت ایک بدر کامل اور نور مجسم کی تھی جس سے روشنی حاصل کی جاتی تھی اور اس پر ربِّ عزت کے پیغامات نازل ہوتے تھے۔
جبریل آیات الہی سے ہمارے لئے سامان انس فراہم کرتے تھے مگر آپ کیا گئے کہ ساری نیکیاں پس پردہ چلی گئیں۔ کاش مجھے آپ سے پہلے موت آگئی ہوتی اور میں آپ کے اور اپنے درمیان خاک کے حائل ہونے سے پہلے مر گئی ہوتی۔

خطبے کی شرحیں
خطبہ فدکیہ کی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ آقا بزرگ تہرانی کتاب الذریعہ میں ان میں بعض کے ناموں کا تذکرہ کیا ہے:

جیسے کشف المحجة فی شرح خطبة اللمة شارح سید عبد الله شبر، شرح خطبة اللمہ شارح کرمانی مشہدی، شرح خطبة اللمہ شارح تاج العلماء و شرح خطبة اللمہ شارح فضل علی قزوینی۔[54]

اسی طرح سے علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں اس خطبہ اور اس کے مصادر کو ذکر کرنے کے بعد اس کی شرح و تفسیر لکھی ہے۔[55] نقل ہوا ہے کہ علامہ مجلسی کی شرح اس کی سب سے اہم شرح ہے۔[56]

اس خطبہ کی بعض دیگر شرحیں مندرجہ ذیل ہیں:
خطبہ حضرت فاطمہ زهرا (س) و واقعہ فدک شارح حسین علی منتظری، انتشارات خرد آوا
خطبہ آتشین بانوی اسلام در بستر شهادت تألیف ناصر مکارم شیرازی
شرح خطبہ حضرت زهرا (س) مولف سید عز الدین حسینی زنجانی، انتشارات بوستان کتاب
بحثی کوتاه پیرامون خطبہ فدکیہ مولف مجتبی تهرانی، مؤسسہ پژوهشی مصابیح الهدی
خطبہ فدکیہ، مبانی معرفتی و زمینہ های تاریخی مولف سید محمد مهدی میر باقری، نشر تمدن نوین اسلامی

ماخوذ از: سائٹ ویکی شیعہ

حوالہ جات

1. آموزه‌های هفت گانہ خطبہ تاریخی حضرت زهراء پایگاه اطلاع رسانی آیت الله مکارم شیرازی
2. میرزایی، «اهمیت ضرورت و جایگاه امامت در نگاه حضرت صدیق طاهره(س)»، ص۴۱ و ۴۵.
3. آموزه‌های هفت گانہ خطبہ تاریخی حضرت زهراء پایگاه اطلاع رسانی آیت الله مکارم شیرازی
4. پور سید آقایی، «خطبہ های فاطمی»، ص۴۷.
5. شرف الدین موسوی، المراجعات، ۱۴۰۲ق، ص۳۹۲.
6. ندری ابیانہ، «ویژگی‌های خطابی خطبہ فدکیہ»، ص۱۳۳.
7. ابن طیفور، بلاغات النساء، ۱۳۲۶ق، ص۱۶.
8. یاقوت حموی، معجم البلدان، ۱۹۹۵م، ذیل ماده فدک، ص۲۳۸.
9. یاقوت حموی، معجم البلدان، ۱۹۹۵م، ج۴، ص۲۳۸.
10. بلادی، معجم معالم الحجاز، ۱۴۳۱ق، ج۲، ص۲۰۶ و ۲۰۵ و ج۷، ص۲۳.
11. شہیدی، زندگانی فاطمہ زہراؑ، ص۹۷_۹٦
12. مقریزی، امتاع الأسماع، ۱۴۲۰ق، ج۱، ص۳۲۵.
13. سوره حشر، آیہ ٦و۷.
14. سبحانی، فروغ ولایت، ۱۳۸۰ش، ص۲۱۸.
15. سوره اسراء، آیہ ۲٦.
16. شیخ طوسی، التبیان، دار احیاء التراث العربی، ج۶، ص۴۶۸؛ طبرسی، مجمع البیان، ۱۳۷۲ش، ج۶، ص۶۳۳-۶۳۴: حسکانی، شواهد التنزیل، ۱۴۱۱ق، ج۱، ص۴۳۸-۴۳۹؛ سیوطی، الدر المنثور، ۱۴۰۴ق، ج۴، ص۱۷۷.
17. بلاذری، فتوح البلدان، ۱۹۵۶م، ص۴۰ و ۴۱.
18. طبرسی، الاحتجاج، ۱۴۰۳ق، ج۱، ص۹۱؛ سید جعفر مرتضی، الصحیح من سیرة النبی، ۱۴۲۶ق، ج۱۸، ص۲۴۱.
19. کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۱، ص۵۴۳؛ شیخ مفید، المقنعة، ۱۴۱۰ق، ص۲۸۹ و ۲۹۰.
20. حلبی، السیرة الحلبیة، ۱۹۷۱م، ج۳، ص۵۱۲.

21. کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۱، ص۵۴۳؛ حلبی، السیرة الحلبیة، ۱۹۷۱م، ج۳، ص.۵۱۲
22. بلاذری، فتوح البلدان، ۱۹۵۶م، ص.۴۰
23. اربلی، کشف الغمة، ۱۴۲۱ق، ج۱، ص۳۵۳-.۳۶۴
24. ابن طیفور، بلاغات النساء، ۱۳۲۶ق، ص.۱۶
25. الویری، «خطبة اللمة-سندها و مکانتها عند الشیعه»، .۱۵
26. الویری، «خطبة اللمة-سندها و مکانتها عند الشیعه»، .۱۵
27. مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج۲۹، ص.۲۱۵
28. صدوق، من لا یحضر، ۱۴۰۴ق، ج۳، ص۵۶۷-.۵۶۸
29. منتظری، خطبه حضرت زهرا علیها السلام، ۱۳۸۵ش، ص.۳۷
30. ابن طیفور، بلاغات النساء، ۱۳۲۶ق، ص۱۷-.۲۵
31. شهیدی، زندگانی فاطمه زهرا، ۱۳۶۲ش، ص.۱۲۲
32. آذربادگان، «نگاهی گذرا به اسناد و منابع مکتوب خطبه فدک» پرتال جامع علوم انسانی.
33. پور سید آقایی، «خطبه های فاطمی»، ص.۵۱
34. شهیدی، زندگانی فاطمهٔ زہرا علیہا السلام، صص ۱۲۶-۱۳۵
35. سوره فاطر:28
36. سوره توبه:128
37. سوره آل عمران:103
38. سوره مائده:64
39. سوره توبه:49
40. سوره آل عمران:85
41. سوره نمل:16
42. سوره مریم: 6
43. سوره انفال:75
44. سوره نساء:11
45. سوره بقره:180
46. سوره انعام:67
47. سوره ہود:39
48. سوره آل عمران: 144
49. سوره توبه:13
50. سوره ابراہیم:8
51. سوره مریم:6
52. سوره نمل:16
53. سوره یوسف:18
54. آقا بزرگ تهرانی، الذریعه، ۱۴۰۳ق، ج۱۳، صص۲۲۴ و ج۱۸، ص.۵۸

55. مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج۲۹، ص۲۱۵-۳۳۵.
56. پور سیدآقایی، «خطبه های فاطمی»، ص ۵۸.